قیمت سالانہ ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸

# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

| جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۸ء | ۴۲ |
|---|---|---|

## گلدستۂ اخبار

[illegible]

# تار برقیات

فرانسیسی خبر ۱۰ اکتوبر شام کو خبر دیتی ہے کہ شہر ویزیر جو مضبوط قلعہ ان کے ہاتھ آگیا اور آگے بڑھ کر دوئی پر حملہ ہوا۔ لہٰذا وہ تمام قلعہ و ریاس کے آس پاس کے گاؤں پر قابض ہو گئے۔ اور ابھی خبر آئی ہے کہ جرمنی کے لشکر لاؤن کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور فرانسیسی کی فوج اس میں داخل ہو کر ان سب دو گاؤں کو جو جرمن سے جرمنی افواج کے مضبوط قلعہ سب ہاتھ آیا۔ ایک سال گذرا کہ شہر لاؤن سے بڑے زیادہ مضبوط مقام معلوم ہوتا تھا لیکن اب ایک نئے حملہ کے لئے تیار ہوا اور لشکر آگے بڑھ کر جرمنی افواج کے پیچھے چل رہا ہے۔

شہر لاؤن کے سامنے کی ایک قلعہ کمان کی صورت پر واقعہ ہو کر اور جس کے پیچھے بہت سی ریلیں بنائی گئی ہیں جن کے سبب سے ملک فرانس میں یہ سب سے مضبوط قلعہ سمجھا جاتا ہے لہٰذا یہ ساری فتوحات میں اعلیٰ درجہ رکھتا ہے۔

### قیصر کا تخت چھوڑنا

نئی خبر ہے۔ جو کئی دنوں سے افواہ چل رہا ہے کہ قیصر اپنے تخت کو چھوڑنے والا ہے۔ اور ولیعہد کا بیٹا جو ۱۲ برس کا لڑکا ہے قیصر قرار دیا جاوے گا۔ اور قیصر کا بھائی سرپرست ہوگا۔ شہر اسٹاکہولم جو سویڈن کا دارالسلطنت ہے۔ اس میں ایک روسی شہزادہ پناہ گیر ہے۔ جس کا ایک بڑا محل شہر کے قریب واقع ہے۔ کہتے ہیں کہ اس نے اعلیٰ افسروں سے درخواست کی ہے کہ وہ گھر بدل جانا چاہئے۔ تاکہ جرمنی کے رو برو بادشاہی کے لئے رہائش کی جگہ ہو۔ یہ خبر صحیح ہے یا جھوٹ تو بھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کی کشمکش جاری ہے۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر ۱۳ شہر کوپن ہیگن کو برلن سے تار آیا ہے کہ قیصر وزیر اعظم کو حکم دے چکا ہے۔ کہ ڈچی کی ایک فہرست جرمن پرنسل جس کے معافی دیا جاوے بھی تیار ہو رہا ہے۔

لنڈن اکتوبر ۱۳ ایک برٹش خبر ایک ہوائی جہاز جو کہتا ہے کہ بار ھن اور دوسروں کی بربادی کا باعث میں تو ہیں ہوائی جہازوں نے برق گن تین سو بھی دو سو من بم چھوڑے

لنڈن اکتوبر ۱۴ برٹش خبر ہے کہ شہر کے سامنے بڑی گرفتاری دشمن کی طرف سے ہوئی۔ اور پیادوں کا حملہ پر کیمرت ملاکا۔ لیکن سخت لڑائی کے بعد ہم نے ان سب کو ہٹا دیا ہم نے کئی مقام پر کچھ زمین لی۔ دشمن کے سپاہی کو قید کر لیا۔

دوسری تار لنڈن اکتوبر ۱۴ شام کے ۳ بجے فرانسیسی لشکر ۱۰ بجے شہر لاؤن میں داخل ہوئے اور ۶ ہزار پانچ سو باشندوں کو جرمنی کے ہاتھ سے رہائی دی۔ شہر کے پرلی طرف وہ تک پہنچ گیا شہر روم وزیر اعظم سنیار النڈو نے گفتگو میں فرمایا کہ دشمن صلح کا بہانہ کرکے اپنی حکمت عمل سے فتح ہمارے ہاتھ سے نہ لینے پاوے۔ جب تک کہ وہ ہمارے ہاتھ سے نکل جاوے اور اپنی ... کے لئے ضمانت دیوے۔

لنڈن ۱۴ شہر ہل سر جارج ہاسٹر جو وزیر اعظم کا قائم مقام ہے فرماتے ہیں کہ جب تک کہ قیصر اور اس کے ساتھی اس طرح سے لیسپا نہ کئے جاویں کہ وہ جنگ کرنے سے مجبور نہ کیا جاوے۔ کنیڈا کے لوگ صلح کرنا نہیں چاہتے۔ چونکہ جرمنی آج تک فدا سامنے تائب کی روح نہیں دکھاتے ہیں۔

لنڈن ۱۴ جرمنی کی عجیب خیال قبضہ چھوڑنا ایک تار سے ظاہر ہے جو شہر ہاگ سے آئی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اخبار نوتران نے لکھا ہے کہ ہالینڈ کے وزیر برلن سے شہر ہاگ کو آ رہا ہے۔ ان علاقوں پر حکمران بنایا جاوے۔ اس سے ظاہر ہے کہ جرمنی خیال کرتا ہے کہ لانڈز کی افواج اسی حد پر رہیگی جہاں تک وہ پہنچے۔ جب جرمنی کی فوج نکلنے گئے۔

کوپن ہیگن کی تار خبر ہے کہ جب جرمنی فوج ان علاقوں کو چھوڑنا شروع کرے اتحادی ان کا پیچھا نہ کرے اور وہ سلامتی سے اپنی حدود کے اندر آ جاوے اتنے میں ہالینڈ کے یا دیگر غیر جانبدار فوج ان علاقوں پر قابض ہو جاوے گی یہ عجیب خیال چالاکی سے بھیجا ہے۔

شملہ اکتوبر ۱۴ ایک بزرگ فوجی آدمی مقدونیہ کی لڑائی کی نسبت بتاتے ہیں کہ بلگیریا کی شکست کے سبب سے آسٹریا کی افواج کو سربیا اور البانیہ کو چھوڑنا پڑے گا۔ اور کہا کہ یقیناً ایک بڑا خطرہ ہوگا۔ فرانسیسی اور سربی افواج نش کو فتح کرکے اور اب متردد مقام کے نزدیک آ گئے۔ لہٰذا سرویہ نے اپنے ملک کے بیرونی حصہ پر قبضہ کر لیا ہوگا۔ آسٹریا کی فوج البانیہ میں جلدی کے ساتھ ہٹ رہی ہیں۔

نور افشاں کو قلمی اور مالی ہر دو امداد سے فراموش نہ کیجئے۔

# ایڈیٹوریل نوٹس

## پنجاب انڈین کرسچن ایسوسی ایشن لاہور

پریذیڈنٹ ۔ ایم ایل ۔ رلیا رام بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی ۔ پلیڈر چیف کورٹ لاہور۔

وائس پریذیڈنٹ ۔ ڈاکٹر دلیپ سنگھ بی ۔ اے بیرسٹر ایٹ لاء لاہور۔ اے سیا ۔ پی این دت بی ۔ اے اسسٹنٹ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ پروفیسر سوراج الدین بی ۔ اے فورمن کرسچن کالج لاہور۔ مسٹر کرسٹو ۔ مالک کرسٹو اینڈ کمپنی لاہور۔

جنرل سکرٹری ۔ مسٹر [illegible] بک سوسائٹی لاہور۔

ایگزیکٹیو سکرٹری ۔ مسٹر ایل ۔ ایم ۔ رلیا رام بی ۔ اے [illegible] وائی ایم سی اے لاہور۔ خزانچی ۔ مسٹر [illegible] بی ۔ اے [illegible]

**خط بنام مسیحی برادران پنجاب۔**

[illegible]

عزیز برادران!

"ہمارے خدا اور خداوند یسوع مسیح کی طرف سے تمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔"

جنگ عالمگیر نے نہایت مہیب صورت اختیار کی ہے۔ چار سال گذر گئے۔ مگر اب تک غنیم اس کو سر نہیں کر سکا۔ پانچواں سال شروع ہو گیا ہے۔ اور متحدین حصول فتح کے لئے سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔ سلطنت برطانیہ نے جس پاک مقصد کے حصول کے لئے شرکت اختیار کی تھی۔ اس کے لئے ابھی بہت سی جد و جہد اور ایثار کی ضرورت ہے اس لئے ہمارا مقدس فرض ہے کہ ہم بحیثیت مسیحی ہونے کے حامیان صداقت کی معاونت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں۔

اگرچہ ہندوستان میں مسیحی کلیسیا ابھی بچپن کی حالت میں ہے۔ اس کے حالات اس کی تعداد اور اس کے وسائل ایسے نہیں ہیں کہ وہ اپنے ولولہ انگیز خیالات کو حسب منشا عمل میں لا سکے۔ لیکن تاہم جب ہم نے اپنے ملک کی خدمت اور سرکار کی امداد میں حتی المقدور دریغ نہیں کیا۔ تو یہ امر ناقابل فراموش ہے کہ اگر موجودہ جنگ کامیابی کے ساتھ ختم نہ ہو تو ہماری مسیحی جماعت کو بہت بھاری نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ جنگ کا خاتمہ نہایت کامیابی کے ساتھ ہو گا۔ فرانس اور فلسطین میں ہماری فتوحات۔ روس کی موجودہ اصلاح حالت۔ آبدوز کشتیوں کی روز افزوں تباہی امریکہ کی مردانہ جانی و مالی امداد اور اتحادیوں کے مقابلہ میں آسٹریا کی شکست۔ یہ سب ایسے واقعات ہیں کہ جن سے جنگ کا نقشہ بالکل بدل گیا ہے۔ خوف و ہراس کے سیاہ بادل کافور ہو گئے ہیں مطلع صاف ہے۔ اور فتح کے عالم افروز آفتاب کی [illegible] پردہ افق سے نکل رہی ہیں۔ اس لئے اب ہم کامل وثوق سے کہنے کی جرات رکھتے ہیں کہ اس صبح امید کے بعد ایسے روشن دن کا طلوع ہونے والا ہے جس کے نورانی عہد میں دنیا کی چھوٹی بڑی قومیں امن و راحت کی زندگی بسر کریں گی۔

لیکن اس پیام امید سے ہمیں غافل نہ ہونا چاہئے منزل مقصود پر پہنچنے تک کوشش اور جد و جہد کا سلسلہ جاری رہنا ضروری ہے۔ یہ فتوحات ہمارے لئے نہایت افسوسناک ہونگی۔ اگر ان کا نتیجہ یہ ہو کہ ہم ان کامیابیوں کے غرور میں اپنے اصل مقصد کو فراموش کر بیٹھیں۔ سرفروشانہ مساعی کے ہتھیار بالائے طاق رکھ دیں۔ اور ہمیں نشہ غفلت میں سرشار دیکھ کر ہمارا دشمن ہماری فتح کے پھل ہمارے ہاتھ سے چھین لے۔ اور خونریزی و تباہی کا زمانہ اور دراز ہو جائے۔

ان واقعات کو مدنظر رکھ کر ہم آپ سے اپیل کرتے ہیں کہ اس اہم وقت میں جس طرح ممکن ہو اپنی جان تن من دھن سے ملکی خدمت کا عملی ثبوت دیں۔ چنانچہ حسب ذیل تین طریقوں سے اس کار خیر میں امداد دے سکتے ہیں

**طریق اول فوجی ملازمت۔** ہزاروں دیہاتی مسیحی اور پنجابی و دیگر پلٹنوں، [illegible] اور لیبر کور میں بھرتی ہو چکے ہیں۔ یہ امر صرف دیہاتی مسیحیوں تک ہی محدود نہیں۔ اعلیٰ خاندانوں کے کئی جوان آج شاہی وردی زیب تن کئے ہوئے [illegible] اور کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی اور جوانوں کی ضرورت ہے۔ سب سے اعلیٰ اور معزز طریق خدمت اپنے بادشاہ اور ملک کی خاطر میدان جنگ میں داد شجاعت دینا ہے۔

"اس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا"

سچ ہے کہ ؎

[illegible]

مبارک ہیں جو مرتے ہیں [illegible]

ہمارے جوانوں کے لئے ایک ادنیٰ [illegible]

مکانیکل ٹرانسپورٹ سکول راولپنڈی میں داخل ہوتا ہے جہاں تعلیم بالکل مفت دیجاتی ہے۔ ۱۸ اور ۴۰ برس کی عمر کے درمیان کے تندرست اور طاقتور جوانوں کی جو اردو یا انگریزی لکھ پڑھ سکتے ہوں۔ بہت ضرورت ہے۔ (ان کو موٹر چلانا) اور گھوڑے کی سواری سکھلائی جاتی ہے تاکہ سرکاری خط و کتابت بسہولت تمام جلد کو پہنچا سکیں۔

اس قسم کی خدمت ہمارے معزول یا ... وطنوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔ کیونکہ ... روپیہ ماہوار تنخواہ ملیگی۔ اور جنگ کے بعد بھی اس تربیت سے فائدہ اٹھانے کے بہترین موقعے حاصل ہونگے۔

طریق دوم۔ انڈین ڈیفنس فورس۔

یہ خدمت فوجی ملازمت سے کم ضروری نہیں۔ برسوں سے ہمارے مدبر اس ملک (پالیٹیشن) اور منتظر فوج میں نوجوانان ملک کے داخلہ کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اور شاید یہ موقع کب نصیب ہوتا اگر موجودہ جنگ میں یہ دیرینہ آرزو بہت جلد پوری ہوگئی ہے

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ نہایت بدنصیبی ہوگی اگر ہم اس موقعہ کو ہاتھ سے کھو دیں۔

فوج محفوظہ کا قیام محض ضروری نہیں۔ بلکہ ملک کے اندرونی خطرات کا سد باب کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور غالباً وطن عزیز کے احباب اس امر سے ناواقف نہیں ہونگے کہ ہماری مسیحی جماعت کو کسی بیرونی دشمن کے حملے سے کوئی بڑا خطرہ نہیں۔ کیونکہ جرمنی کے ہندوستان پر حملہ آور ہونے کا بہت ہی کم امکان ہے۔ اور نہ یہ ممکن ہے کہ مغربی محاذ پر ہماری سرکار اور اس کے اتحادیوں کو شکست ہو۔ لیکن ہماری جماعت کو اندرونی خطرہ کی روک تھام سے کبھی غافل نہ رہنا چاہیے۔

اس لئے اپنے جوان برادران سے ہم نہایت زور کیساتھ اپیل کرتے ہیں کہ حتی المقدور اپنے گھروں کی حفاظت کرنے کا بار جو اٹھانے میں نہایت جوش اور شوق سے اپنی خدمات پیش کریں۔

طریق سوم۔ دوسرا قرضہ جنگ گو ہم بحیثیت جماعت اس قدر صاحب ثروت نہیں کہ ایسے نازک وقت میں جبکہ ہماری گورنمنٹ کو آدمیوں کے علاوہ روپیہ کی بھی اشد ضرورت ہے کسی قسم کی گراں قدر مالی امداد دے سکیں۔ تاہم ایسا کون ہے جو تھوڑی سی خود داری سے ایک دو کیش سرٹیفکیٹ نہ خرید سکے۔

... روپیہ ... ادا کرنے پر ۱۰ روپیہ کا سرٹیفکیٹ ملتا ہے جسکا روپیہ پانچ برس کے بعد آپ کو نقد وصول ہو جائیگا اگر پانچ برس کے اندر اندر آپکو روپیہ کی ضرورت پڑ جائے تو پھر بھی سود کی کسی قدر کمی پر روپیہ حاصل ہو سکتا ہے بڑی بڑی کمپنیوں نے ... روپے اس قرضہ جنگ میں دیئے ہیں جو اس امر کا بین ثبوت ہے کہ یہ قرضہ بالکل محفوظ اور فائدہ بخش ہے۔ فائدہ کا فائدہ اور خدمت کی خدمت۔ کیونکہ روپیہ کے بغیر ... کے اندر ہماری فوجیں اپنی بہادری اور شجاعت کے جوہر نہیں دکھا سکتیں۔

جالندھر کے دیسی مسیحیوں نے ۰۰ ہزار روپیہ قرضہ جنگ میں دیا ہے۔ گوجرانوالہ کے مسیحیوں نے ۱۲ ہزار روپیہ پیش کیا ہے۔ اور دیگر اضلاع سے بھی کچھ معقول رقم موصول ہوئی ہے۔

امید ہے کہ آپ اور آپکی جماعت کے مسیحی بھی حتی الامکان رقم کیش سرٹیفکیٹ خریدنے میں مزید حصہ لینگے۔

اخیر میں ہم ہر ایک مسیحی سے اپیل کرتے ہیں کہ خدمت کے ان تین طریقوں پر بخوبی غور و فکر کر کے عمل کریں۔ اور ان کے علاوہ دیگر امور پر بھی جنکا ہم نے بخوف اختصار ذکر نہیں کیا اپنے بادشاہ اور ملک کی خدمات حتی المقدور پوری سرگرمی سے انجام دیں ؎

ملک پہ راحت و آرام کو قربان کرد
بجان و مال حقیقت ہے ادا جان کرد

ایل۔ ایم۔ ریلیارام۔ پریذیڈنٹ پنجاب انڈین کرسچین ایسوسی ایشن۔ سیکرٹری ... کمیٹی۔

---

## اتحادی فتح کیوں ایک یقینی امر ہے

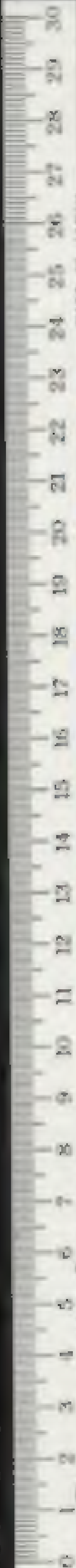
(۱) اتحادی علیحدہ افواج روپیہ اور ہمت دشمن سے زیادہ طاقتور ہیں

(۲) گذشتہ دو ماہ کے دوران میں اتحادیوں نے مغربی محاذ پر معرکہ کی لڑائیوں میں جرمنوں کو پے در پے شکستیں دیں اور ان کو بحالت سراسیمگی پیچھے ...

(۳) جولائی۔ اگست اور ستمبر کے دوران میں فرانس میں اتحادیوں نے تین لاکھ قیدی گرفتار کئے اور ہزاروں توپیں۔ بے شمار کلدار توپوں اور بہت تعداد بندوقوں پر قبضہ کر لیا۔

(۴) یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ جرمن سپاہی بالکل دل شکستہ ہو رہے ہیں۔ جرمنی کی شہری آبادی میں لڑائی کی مایوس کن خبروں نے وحشت پیدا کر دی ہے۔ اتحادیوں کے ہوائی جہاز سینکڑوں حملے کر چکے ہیں۔ جن سے جرمن شہروں میں ریلوے اور گولہ بارود کے کارخانے بہت تباہ ہو گئے ہیں۔

(۵) جرمنی کی فوج روز بروز گھٹ رہی ہے۔ اور اتحادی فوج کی تعداد روز بروز ترقی پر ہے۔ اس وقت بیس لاکھ امریکن فوج فرانس میں موجود ہے اور ہر مہینے اوسطاً ڈھائی لاکھ تازہ دم فوج پہنچ جاتی








(۶) امریکہ کے پریزیڈنٹ نے اعلان کر دیا ہے کہ فتح حاصل کرنے کے لئے امریکہ کوشش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریگا۔ امریکہ کے دو کروڑ آدمی فوجی خدمات کے قابل ہیں۔ اور ہر سال دس لاکھ سے زیادہ امریکن نوجوان اکیس سال کی عمر کو پہنچکر فوجی خدمت کے قابل ہو جاتے ہیں۔

(۷) امریکہ میں پچیس ہزار توپیں اور پانچ ہزار کلدار توپیں ہفتہ وار تیار ہوتی ہیں۔ وہاں کے کارخانے سات لاکھ ہزار گولے اور پچیس ہزار ہوائی جہاز روزانہ بنا لیتے ہیں۔ امریکن ہوائی جہاز سازوں کی تعداد ایک لاکھ ہے۔ اور بے شمار جنگی ہوائی جہاز اور ہوا باز میدان مغرب میں بھیجے جا رہے ہیں۔

(۸) روس پھر طاقت پکڑ رہا ہے اور اتحادی افواج جرمنوں کو روس سے نکالنے میں مدد دے رہی ہیں

(۹) اٹلی میں فوج کے تباہ ہو جانے سے آسٹریا کا حال نہایت پریشان ہے اور لوگ فاقہ کشی سے مر رہے ہیں

(۱۰) بلغاریہ نے جس کو باب المشرق کی صدائی کا فخر حاصل تھا۔ بالمیل رغبت اتحادیوں کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔

(۱۱) اس وقت بائیس ملک اتحادیوں کے ساتھ شریک جنگ ہیں۔

(۱۲) گذشتہ تین سال میں کوئی قوم دشمن کیساتھ شامل نہیں ہوئی۔

(۱۳) اتحادیوں کو کرۂ ہوا میں غلبہ حاصل ہے اور اُن کی طاقت کا روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔

(۱۴) سمندر پر اتحادیوں کو پورا اختیار حاصل ہے دشمن کے جہاز بند گاہوں میں چھپے ہیں اور انہیں جرأت نہیں کہ بندرگاہوں سے نکلکر معرکہ آرا ہوں۔

(۱۵) جرمنوں کو بھی معلوم ہو گیا ہے کہ آبدوز کشتیوں کی طاقت کے متعلق جو مبالغہ آمیز تخمینے لگائے گئے تھے وہ سراب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے اتحادیوں کو اس سے زیادہ آبدوز کشتیاں تباہ کر چکے ہیں۔ اس تباہی سے جرمنی بہت نقصان اٹھا رہا ہے

(۱۶) جب اتحادی تیار نہ تھے۔ تب بھی جرمن ان کے خط محاذ توڑنے سے عاجز رہے۔ اور اس وقت جبکہ وہ بالکل تیار ہیں تو اتحادی محاذ کا توڑنا بالکل ناممکن ہے۔

(۱۷) فلسطین، افریقہ، عراق عرب میں اتحادی مختار مطلق ہیں۔ اس کے علاوہ اٹلی میں دشمن نے سخت ہزیمت کھائی ہے۔ اور روس میں اتحادی طاقت روز بروز بڑھتی ہے۔

(۱۸) فرانس میں دشمن پسپا ہو رہا ہے۔ اور وہ لاکھوں کا نقصان جان اٹھا رہا ہے۔

(۱۹) اتحادیوں نے حق و انصاف اور آبرو کی حفاظت کے لئے شمشیر اٹھائی ہے۔ اور ان کی فتح یکیقینی امر ہے

---

## جرمنی آسٹریا کے صلح کرنیکی خواہش

مسٹر ولسن کے پاس قیصر جرمنی کے وزیر اعظم کی طرف سے خط بھیجا گیا جس پر نقل کے ساتھ پریزیڈنٹ صاحب نے اپنے مشیروں کے ساتھ مشورت کرکے جواب دیا جس سے یہ بات ظاہر ہے کہ اول مسٹر ولسن صاحب جرمنی کی ایسی درخواستوں پر کچھ اعتبار نہیں کر سکتے مشکل یہ ہے کہ اگر جرمنی کی درخواست پر مسٹر ولسن ساری شرطوں کو منظور کرتے ہیں۔ لیکن اس سے پیشتر کی پوری ذمہ داری کبھی نہیں دکھائی۔ جیسے عہد صرف ایک کاغذ کا ٹکڑا جان کے توڑ ڈالتے رہے ہیں۔ خبر نہیں ان کا یہ درخواست صلح کے لئے اعتبار کے لائق ہے کہ نہیں۔ اس نے ابتدائے جنگ کی طرف خیال بھی نہیں کر سکتے جبکہ کہ ذمہ داری کی ضمانت نہ دیجاوے۔ علاوہ اس کے جب صلح کی بات سے قبل لائنز کے تمام شہروں کا جنگ سے متعلق رہنے سے جب کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔ چنانچہ

---

## لندن کی ایک تار خبر

ہے کہ جنگ کا ختم ہونا محال امر ہے ایسی حالت تب ہوگی جب جرمنی ہتھیار چھوڑ دیگے اور ان ملکوں سے لشکر کو باہر نکالیں۔ اور ایسی حالت منظور کریں کہ جس سے دوبارہ حملہ کرنے کا موقع ہو سکے۔

میدان جنگ میں لڑائی بدستور جاری رہتی ہے جس میں اتحادی فتح کر کے جرمن کے لشکروں کو ہٹاتا!

---

## عجیب فتوحات

فرانسیسی خبر کہتی ہے کہ وہ لڑائی جو مقدونیہ میں ۲۲ ستمبر کو شروع ہوئی ۱۷ دن کے بعد ختم ہوگئی اور دشمن بالکل شکست ہوگیا۔ ۷۲۱۵ سپاہی قید کئے گئے جن میں ۹۹۹ افسر تھے اور ۲۰۰ کے قریب ۵۰۰ گاڑی اور بہت سا جنگی سامان لیا گیا ہے۔

---

## ایک معمہ

امریکہ میں ایک آدمی کے ہاتھ سے گرکے جو کرہ سے ہو گیا۔ کرہ بٹ کے نام ہیں آدھ سیر کے بعد ۔۔۔ سیر کسی چیز کا وزن بنا سکتا۔ تو ہر کرہ کا وزن کتنا تھا۔

---

خود افغانستان کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

ایڈیٹر صاحب سنڈے سکول کی رسالہ سے ماخوذ

# طریقہ مذہبی تعلیم

ناظرین سے مخفی نہیں ہے کہ ان دنوں سیکشن سکولوں میں جس قدر کہ علمائی تعلیم کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے اس سے زیادہ ٹرینڈ معلموں کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ جدھر دیکھو ٹرینڈ معلموں کی زیادہ مانگ ہوتی ہے۔ اور انہیں کو زیادہ ترجیح دی جاتی ہے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ جب تک معلم علم کے ہنر سے واقف نہ ہو وہ کبھی اپنے کام میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اسی غرض کو پورا کرنے کے واسطے گورنمنٹ کی طرف سے بعض بعض بڑی جگہوں میں ٹریننگ سکول و نارمل سکول کھول دئے گئے ہیں جہاں پر معلم ٹرینڈ کئے جاتے ہیں۔۔۔۔ میرے ناقص خیال میں جیسا کہ دنیاوی تعلیم کے بارے میں ٹرینڈ معلموں کی زیادہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے ویسا ہی مذہبی تعلیم کے لئے بھی ٹرینڈ معلموں کی ضرورت ہے کیونکہ جب تک معلم دینی تعلیم کے سکھانے کے قاعدے سے واقف نہ ہو وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا ہے بڑی خوشی کی خبر سنی جاتی ہے کہ ان دنوں یہ ضرورت سنڈے سکولوں میں بھی محسوس ہونے لگی ہے اور بعض سکولوں میں یہ کام جاری بھی ہو گیا ہے۔ لہٰذا خاکسار ناظرین کی دلچسپی اور فائدہ نیز ان کی مدد کے لئے جو کہ گاؤں کے کارندے ہیں مذہبی تعلیم سکھانے کے چند قاعدے تحریر کرتا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

## کہانیاں سنانے کے قاعدے

الف۔ تعلیم دینے کے واسطے۔

اخلاقی تعلیم۔ اور دیانت کا اظہار۔ روحانی تعلیم متعلقہ آدم اور حوا کا بیان۔

اگر ہم لوگوں کو بغیر نشانے تعلیم دینے کی کوشش کریں تو اکثر ناکامیابی ہوگی۔ لیکن اگر کہانی کے ذریعہ سنائی جاویں تو ہم ہر طرح کی تعلیم دے سکتے ہیں۔ اور کہانی سننے والوں کے دلوں پر نقش ہو جائے گی خداوند یسوع مسیح نے بھی اس طریق کا استعمال کیا۔

ب۔ بائبل میں دلچسپی پیدا کرنے کے واسطے۔

اس وسیلہ سے لوگ بائبل سے بڑی محبت رکھیں گے۔

ج۔ بائبل کو حفظ یعنی زبانی یاد کرنے کے واسطے۔

جو باتیں ہم کہانیوں کی مدد سے سیکھتے ہیں آسانی سے یاد ہو جاتی ہیں۔

### کہانیوں کے سننے والے طرح طرح کے ہوتے ہیں۔

جب ہم کہانی سنا دیں تو چاہئے کہ ہم اول اس بات کا لحاظ کریں کہ ہم کیسے لوگوں کو سنا رہے ہیں۔ آیا بچوں کو یا لڑکوں کو یا آدمیوں کو۔ آیا جاہلوں یا پڑھے لکھے لوگوں کو آیا مسیحیوں یا غیر مسیحیوں کو کیونکہ ہمیں چاہئے کہ سننے والوں کی سمجھ اور عقل کے موافق کہانی کا مضمون چن کر پیش کریں۔

۱۔ چھوٹے بچے۔ چھوٹے بچوں کے واسطے کہانی کا مضمون بالکل سادہ اور صاف ہو۔ اور جو تعلیم اس سے نکلتی ہے۔ بچوں کی سمجھ اور طبیعت کے موافق ہونی چاہئے۔

۲۔ لڑکے۔ لڑکے خاص کر ان کہانیوں کو سنتے ہیں جن میں بہادر آدمیوں کے اعمال کا ذکر ہو۔ مثلاً داؤد اور دانی ایل کا بیان۔

۳۔ آدمی۔ آدمیوں کے واسطے کہانی کا مضمون بہ نسبت بچوں اور لڑکوں کے مشکل ہو سکتا ہے

۴۔ جاہل آدمی۔ یاد رکھنا چاہئے کہ جاہل آدمیوں کی سمجھ بچوں کی سی ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو بچوں کی طرح سمجھایا جاوے۔

۵۔ مختلف مذاہب والے۔ پہلے دریافت کرنا چاہئے کہ سننے والے مسیحی مذہب سے واقف ہیں یا نہیں۔ اور اگر واقف ہیں تو کس درجہ تک مثلاً کیا وہ مثالیں ہی جانتے ہیں۔

### حکایات سنانے کے لئے ضروری ہدایات۔

۱۔ حکایت کی روح میں داخل ہو۔ فرض کرو کہ تم کہانی کے وقت خود وہ سمجھو کہ تم کہانی کا بولنے والا شخص ہو۔ اپنے دل میں کہانی کا ایک تصور کھینچو یہاں تک کہ محسوس کرتے ہو کہ تم بھی کہانی میں آکر بولتے اور تصور کرتے ہو۔

۲۔ بولنے کا طریقہ درست ہو۔

الف۔ ہوشیاری اور صفائی سے تاکہ ہر ایک لفظ سنائی دے۔ نہ زیادہ جلدی اور نہ بہت آہستہ

ب۔ جہاں سننے والے دیکھ سکیں وہیں کھڑے ہو

ج۔ دلچسپی اور زندہ دلی اور خوشدلی سے بولو

د۔ آواز موزوں ہو

۳۔ آواز میں اور چہرہ میں تبدیلی کر سکتے ہیں کبھی جلدی کبھی آہستہ بولنے سے خوشی اور غصہ اور سنجیدگی اور تعجب وغیرہ دکھا سکتے ہیں جو کہ کہانی میں ہو۔

۳۔ ہر قسم کے دخل سے بچنا۔ یعنی خلل سے بچنا۔ مثلاً کوئی ایسی چیز نہ ہونی چاہئے جس سے کہ لوگوں کی توجہ ہٹ جائے

ب۔ حکایت کے درمیان لمبی تشریح نہ ہونی چاہئے۔ اگر تشریح کی ضرورت ہو تو حکایت شروع کرنے سے پہلے ہو۔

ج - جو باتیں حکایت میں ضروری نہیں اُن کو نکال دینا چاہئے
د - حکایت سناتے وقت تم خود سیاہ تختہ دیکھا ہو تو جگہ ضبط کرنے کے لئے مت رکھو - عام طور پر اگر کہانی کو ایک لمحہ کے لئے روک دو تو کافی ہوگا - اور سلسلہ نہ ٹوٹے گا -

۴ - عبارت درست ہونی چاہئے - الفاظ اور محاورے سننے والوں کی سمجھ کے موافق ہوں جن محاوروں یا سنے الفاظ سے بچو - خاص کر لڑکوں کے سامنے دعا مانگتے وقت ایسے آسان لفظ استعمال کرو تاکہ وہ کے دعا میں شریک ہو سکیں - اگر کہانی کے لئے کچھ مشکل الفاظ استعمال کرنا ضروری ہے تو آسان الفاظ کی مدد سے اُس کا مطلب سمجھاؤ -

۵ - کہانی کی غرض بالکل صاف ہونی چاہئے - اکثر اُستادوں کی غلطی اور ناکامیابی کی یہ وجہ ہوتی ہے کہ اُنہوں نے اپنے سامنے کوئی غرض نہیں رکھی معلم کا کام یہ ہے کہ لڑکوں کو آہستہ آہستہ اپنے ساتھ لیتے ہوئے صاف انجام تک پہنچا دے - اُستاد کے دماغ میں وہ انجام صاف ہونا چاہئے - ورنہ وہ اُن کو انجام تک ہرگز نہ پہنچا سکیگا - کہانی سنانے سے پہلے فیصلہ کرنا چاہئے - کہ میں کونسی خاص بات سکھانا چاہتا ہوں - اور کہانی سناتے وقت دوسری بات سے باز رہنا چاہئے جو اس خاص بات سے تعلق نہیں رکھتی ہے -

۶ - کہانی کا مطلب خود لڑکوں ہی سے نکلوانا چاہئے -

تعلیم دو طرح کی ہوتی ہے (اول) اُستاد بیان کرتے وقت لڑکوں کو خوب سمجھاتا ہے - وہ خود سارا وقت بولتا رہتا ہے - جن باتوں کی تشریح کرنی ہوتی ہے وہ خود اُن کا بیان کرتا ہے -

(دوم) اُستاد سوالات کا ایک اچھا سلسلہ بنا کر جہاں تک ہو سکے ہر ایک بات لڑکوں سے نکلواتا ہے - وہ جتنا ہو سکے خود کم بولتا ہے - وہ خود بیان کرنے سے باز رہ کر خود لڑکوں سے ہی نکلواتا اور بیان کرواتا ہے -

نوٹ - ان دونوں طریقوں میں سے پہلا طریقہ بالکل غلط ہے - اور دوسرا درست ہے - دوسرے طریقہ کو مد نظر رکھنا ضروری ہے -

## حکایت کا خلاصہ

کہانی سنانے سے پہلے یہ لازمی بات ہے - کہ کہانی سنانے والا تیاری کرتے وقت کہانی کا ایک مختصر خلاصہ لکھے - تاکہ اُس کی مدد سے وہ خود کہانی کے پیش کرنے کا طریقہ سیکھے - اور سناتے وقت اُس پر اچھی طرح سے عمل کر سکے -

۱ - دیباچہ - ہر ایک کہانی سنانے سے پہلے یا سبق پیش کرنے سے پہلے لازمی ہے کہ سنانے والا چھوٹے سے دیباچہ کے ذریعہ سے سننے والوں کے دلوں اور دماغوں کو تیار کرے -

دیباچہ کے چار مقاصد ہیں -

اول - توجہ کھینچنے کے لئے - اگر ہم چاہیں کہ سننے والے ہماری کہانی کی طرف توجہ کریں تو بہت ضروری بات ہے کہ ہم شروع ہی میں اُن کی توجہ اپنی طرف کھینچیں دیباچہ کا کام ہے کہ کئی دلچسپ سوالات کے ذریعہ سے ہم اُن کی توجہ پورے طور پر اپنی طرف کھینچیں -

دوم - ابتدائی سوالوں سے ہم دریافت کرتے ہیں کہ لڑکے کہانی کے مضمون کے بارے میں کہاں تک جانتے ہیں - تاکہ ہم کہانی کے درمیان اتفاق سے کسی بات کا ذکر کریں - جو لڑکوں کی سمجھ میں نہ آئے گی - یہ قاعدہ اُس وقت مفید ہے - جب ہم نئے سننے والوں کے سامنے کہانی یا سبق پیش کریں -

سوم - اگر ہماری کہانی کہانیوں کے ایک سلسلہ کی کہانی ہو تو اس وقت ہم سوالات کے ذریعہ سے پچھلے سبق یا کہانی کے بارے میں ایسی باتیں لڑکوں سے نکالتے ہیں کہ اس سبق کا مضمون ذہن میں آ جائے - اور ہم نئے سبق کے مضمون سے تعلق پیدا کر سکیں -

چہارم - ہم لڑکوں کے دماغوں کو نئے سبق کے مضمون کے لئے تیار کرتے ہیں ہم ایسے ایسے سوال پوچھتے ہیں کہ آنے والے سبق کی باتیں دماغ میں بیٹھ جائیں تاکہ جس وقت ہم نکالا کریں وہ کے اُن پر سوچنے کے لئے تیار ہوں -

یہ چار مقاصد انجام تک پہنچنے کے واسطے عام طور پر بہتر ہے کہ ہم اپنا دیباچہ دو حصوں میں تقسیم کریں -
(۱) پچھلے سبق سے تعلق (۲) نئے سبق کے لئے تیاری -

(۲) کہانی سنانا - دیباچہ کے بعد ہم کہانی سنانے لگتے ہیں - کہانی سنانے کے لئے لازمی ہے کہ ہم کہانی کو چار پانچ سات حصص میں تقسیم کریں اور ہر ایک حصہ کی ایک صاف تصویر بنائیں - اگر ہمارے پاس واقعی تصاویر ہوں یعنی میجک لینٹین کی یا کاغذ کی تو بہت اچھا ہے - لیکن ہمارے پاس کوئی ایسی تصویر نہ ہو تو ہم ایک خیالی تصویر بنا سکتے ہیں - ہم کہانی کا بیان ایسے دلچسپ طور پر بنا سکتے ہیں کہ سننے والوں کے دماغ میں ایک صاف تصویر پیدا ہو جاتی ہے - ہم کو چاہئے کہ ہم اپنی ساری طاقت سے کوشش کریں کہ ہم اس ہدایت پر عمل کریں - ہم پہلے اپنے ہی دماغ میں صاف تصویر بنائیں - تب سننے والوں کو دکھلا دیں سب کچھ کرنے کے لئے دو کام کرنے چاہئیں -

(۱) کہانی کی صاف تقسیم کرنا - فیصلہ کر

کہ فقط تصویر بنا سکتے ہیں۔ اور کہ تم ہر ایک تصویر میں کس کس کام کی باتیں دیکھو گے۔

(۵) دھیان رہے کہ [illegible] کہ وہ بہت دلچسپ ہوں تو دل [illegible] باتیں نکالو کہ جن سے سننے والوں کی قوت تصور کام میں آوے۔

## ۳۔ کہانی کی روحانی تعلیم یا مطلب

جب ہم کوئی کہانی سناتے ہیں تو یہ سوال غور طلب ہے کہ ہم اس کو کیسے سناتے ہیں کہ ہم ایک روحانی یا اخلاقی بات سکھائیں۔ بعض کہانیاں ایسی ہوتی ہیں کہ اس کا مطلب خود بخود ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً نیک سامری کی تمثیل سے محبت [illegible] کا سبق نکلتا ہے۔ خداوند مسیح نے اس کے بیان میں صرف یہ کہا کہ تو بھی ایسا ہی کر۔

لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم کو کہانی کا روحانی مطلب سننے والوں کے لئے نکالنا پڑتا ہے۔

اس وقت دو طریقے استعمال ہو سکتے ہیں

الف۔ ہم کہانی کے ختم ہونے کے بعد روحانی مطالب نکال سکتے ہیں۔ اگر مطلب بہت سادہ اور چھوٹا ہے تو یہ طریقہ اچھا ہے۔ لیکن اگر روحانی مطلب کہانی کے ہر حصہ میں ہے تو اس طریقہ میں یہ نقص پایا جاتا ہے کہ [illegible] سکتے ہیں۔ اس لئے دوسرا طریقہ کام میں لانا چاہئے۔

ب۔ ہم ہر ایک حصہ یا تصویر کے بعد جہاں تک ممکن ہے [illegible] روحانی مطلب نکال سکتے ہیں۔ اس وقت ہم [illegible] تعلیم دیں [illegible] کہ کہانی کا سلسلہ ٹوٹ جائے اور [illegible] لیکن وہ [illegible] دلچسپ [illegible] سوالوں کے ذریعہ سے بالکل [illegible] سے روحانی تعلیم [illegible]۔

یاد رکھنا چاہئے کہ ہر ایک کہانی سے صرف ایک ہی سبق نکالنا چاہئے۔ [illegible] کہانی کے [illegible] ہیں۔

[illegible] ہے۔ [illegible] کی طرف [illegible] ہو جائے۔

اگر ہر ایک تصویر کی روحانی تعلیم ایک مختصر جملے سے بیان کرو۔ اور لڑکوں سے [illegible] کہ وہ یاد رکھیں۔ اور کہانی کے آخر میں [illegible] سے کہانی کا صاف مطلب [illegible] ظاہر ہو۔

ب۔ اعادہ یعنی دوہرانا۔ کہانی سے ختم کرنے کے بعد دس پانچ منٹ کہانی کی تعلیم [illegible] سوالات کے ذریعہ سے [illegible] کام ہے۔ اس [illegible] کہانی سنانے سے [illegible] اگر کہانی سنانے کے لئے کوئی خاص وقت مقرر ہے تو [illegible] وقت کی [illegible] تقسیم کرنی چاہئے [illegible] اسی وقت سے۔

## تصاویر کا استعمال

(۱) خاص موقعوں میں [illegible] ہم تصاویر دکھلا سکتے ہیں۔ [illegible] چاہئے کہ [illegible] کے موافق تصویر کا خاص استعمال کیا جائے۔

(۲) [illegible] بلیک بورڈ [illegible] بہت [illegible] ہوتا ہے کہ [illegible] والوں کا خیال [illegible] اس خاص موقعہ کے [illegible] کر [illegible] باتیں [illegible] یا [illegible] ہوتی ہیں [illegible] جلسہ [illegible] ہے کہ [illegible] جلسہ کے [illegible] خاص غرض یہ ہے کہ [illegible] تعلیم [illegible] مقرر [illegible] ہیں۔ [illegible] آئے۔ اس موقعہ کے لئے ذیل کا طریقہ بہت مفید ہے۔ [illegible] اس کہانی کی ایک تصویر [illegible] کہانی کی خاص بات [illegible] خاص بات کہانی کے آخر میں [illegible] سننے والوں کو کہانی [illegible] تصویر دکھائے [illegible]۔

[illegible] تصویر [illegible] دکھائیگا۔ لیکن [illegible] میں وہ تصویر [illegible] جیسا کہ [illegible] ہر [illegible] اس کے پاس تصویر [illegible] وہ تصویر دکھا سکے [illegible] سننے والوں [illegible] کو کیا ہو رہا ہے [illegible] وقت [illegible] سے [illegible] کی ہر ایک بات بتائیں۔ [illegible]

المرقوم ۔ [illegible]

---

## شکریہ

میں اپنے تمام احباب اور ہمدردوں کا تہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے میرے عزیز بیٹے ہربرٹ کے گذر جانے پر مجھے اپنی ہمدردی سے یاد کیا ہے۔ چونکہ فرداً فرداً سب کو اظہار شکر کرنا مشکل ہے۔ لہذا میں نور افشاں کے ذریعہ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

تمام والدین کے موافق مجھے بھی عزیز ہربرٹ سے بہت سی امیدیں تھیں [illegible] میں کام کرتا [illegible] اچھے کام کر [illegible] پہنچا [illegible] بہت [illegible] کر [illegible] کے [illegible] لیکن [illegible] دن دیکھ سکتا [illegible] تیری [illegible] ہیں۔ [illegible] تاہم مجھے اچھی خوشی ہے کہ میرے عزیز بیٹے نے [illegible] کی خدمت کرتے ہوئے اپنی جان نثار کر دی۔

[illegible]

[illegible] ۔ [illegible]

قوم زندہ کلاموں کی بہت ضرورت ہیں۔

## جعلی سادھو

قاعدہ کی بات ہے کہ اصل کی نقل ضرور ہوا کرتی ہے۔ ہمیں یہ معلوم ہو کے افسوس ہوا ہے کہ کئی بھولے بھالے عزیز ... سادھو سندر سنگھ صاحب کی زندگی کی نقل اور شہرت سے متاثر ہونے لگی ہے۔ بعض بیکار مسیحیوں نے یہ پیشہ اختیار کیا ہے۔ کہ وہ سادھو کا بھیس بنا کر اور اپنے آپ کو خود مختار مبشر قرار دے کر ہر جگہ جاتے اور بیعت مسیحیوں کی جیب خالی کرتے ہیں۔ حال ہی میں خادم کی ایسے ہی قسم کے بناوٹی سادھوؤں سے ملاقات ہوئی۔ پہلے چونکہ مجھے کچھ علم نہ تھا ہر طرح خاطر تواضع سے پیش آیا اور جہاں تک بن پڑا ہر طرح سے مدد کی لیکن بعد ازاں جب ان جعلی صاحبوں کی حقیقت سے آگاہی ہوئی تو بہت پشیمانی اٹھانی پڑی۔

ان جعلی سادھوؤں میں سے ایک صاحب سادھو سندر سنگھ کی نقل کرتے ہوئے کہتے کہ ہم جنگل ... میں ... لگے ہوئے ہیں۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ اب لوگوں پر ان کی حقیقت کھلنے لگی ہے۔ اور اخباروں کے ذریعہ مسیحیوں کو آگاہ کر دیا گیا ہے ... ہوشیار رہیں۔ یقین ہے کہ شمالی ہند کے مسیحی بھائی اس بات کو مد نظر رکھیں گے کہ ایسے سادھوؤں سے نہ صرف ہوشیار ہی رہیں۔ بلکہ ہر قسم کے لوگوں کی خاطر تواضع کریں اور ان کی قدر و منزلت سے ناواقف نہ رہیں کیونکہ اگر خدا ... یہ مرض زیادہ پھیلے گا۔ تو نہ فقط یہ مسیحی سادھو ہی انگشت نما ہوں گے بلکہ غیر مسیحیوں کے سامنے بھی ایسے لوگوں کی زندگی نہایت مکروہ کا باعث ہوگی۔

خداوند کریم مسیحی جماعت کو ایسے خود پرست اور بد نیت سادھوؤں سے بچائے۔ جو گویا بھیڑ ... بھیڑیوں کے لباس میں آتے ہیں۔ اور کاش کہ ہمیں وہ دن دیکھنا جلد نصیب ہو۔ جب ہماری جماعت میں بہت سے سچے سندر سنگھ پیدا ہوں گے۔ جو نہ فقط لباس اور طرز ... ہی میں سادھو ہوں بلکہ جن کے دلوں میں مسیح کی محبت کے سوتے جاری ہوں اور جو اپنے آپ کو مسیح اور اس کی خدمت میں نثار کر دینے کو تیار ہوں۔ ان مشنریوں میں سے جو پہلے پہل ہندوستان میں وارد ہوئے۔ ... کا خادم ... ایک سچا مبشر تھا۔ اس شہید کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہوئے ان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ اس کی زندگی کا مقولہ یہ تھا۔ "مسیح کی خاطر جل جاؤ۔"

جب اس شخص نے مشنری خدمت کا بیڑا اٹھایا تو اس کے ہم وطنوں نے اس کی بڑی مخالفت کی۔ اور اس کے ساتھ بہت ناشفقانہ سلوک بھی ہوئے۔ لیکن یہ بندہ خدا اپنے چون و چرا ... ارادے پر قائم ... راہ چلا گیا۔

بس بندہ خدا نے اس جانفشانی سے خدمت کی اور اپنے تئیں مسیح کی خاطر اس طریق سے خرچ کرنا شروع کر دیا۔ وہ تھوڑے ہی عرصے میں دائمی ملک کا راہی ہوا اور اپنے خداوند کے ساتھ آسمانی مقاموں میں جا ملا۔ ہنری مارٹن نے فقط سات برس مشنری خدمت کی مگر اس قلیل عرصے میں اس نے انگلستان کی روحانی حالت کو بدل دیا ... لوگوں کے دلوں پر جنہوں نے اس کی زندگی اور ... کا ذکر سنا ایسا اثر ہوا کہ وہ مشنری خدمت کے لئے ... گئے۔

اور اس کی زندگی سے بعض نوجوانوں کے دلوں میں وہ آگ بھڑک اٹھی کہ وہ اپنے دنیاوی مال و متاع کو خیرباد کہہ کر انجیل کی منادی کے لئے آمادہ ہو گئے۔

اے کاش کہ ... سندر سنگھ کی زندگی ہندوستانی مسیحی جماعت کے لئے وہی اثر پیدا کرے۔ جو مارٹن کی زندگی نے انگلستان میں پیدا کیا۔ تاکہ اس کے نیک ... اصل مقصد پیدا ہو ... خود غرض ... ان کے ننگے پاؤں اور ... پر ہی ... بلکہ ان کی ... میں اپنا نمونہ دکھا کر ... میں مسیح خداوند کا نور چمکائے۔

اے ... ۔ امرتسر

## دشمن کا سر اٹھا ہوا ہے جہاد سے منہ نہ موڑو

(از قلم مرزا ... الدین جلالی مجیٹھہ ضلع امرتسر)

دشمن کا سر اٹھا ہوا ہے جہاد سے منہ نہ موڑو
مشرق سے تا بمغرب ... تم ...
... میں تم ... اور ... کھاؤ
... کے دل میں اب ...
... کا جنگی ... دکھاؤ
آگے قدم بڑھاؤ ... اٹھاؤ
... کی ... آن میں ...
... ہو کے آپ ... سنبھالو
... کے ہاتھ سے ...
بیواؤں بیکسوں کی تم ... دو
جب آپ ... ہو ... سے نکالا
... کے ... سر ... دو
بہت ... دو ... کی ...
... میں تمام ...

پرورد مصیبت کو عطا فرمادے
اس غل کو گوتم گکسی بڑی سے نکالو
ہے آبرو اپنی شہرت دنیا میں پھیرو دم
اس سنڈ مقتدر میں ملک سے جا کے پار

## غزل

مجھے ترفوا ہے میں صورت دکھا دو گے تو کیا ہوگا
میری سوئی ہوئی قسمت جگا دو گے تو کیا ہوگا
مسیحا چشم غش بیمار دو گے تو کیا ہوگا
غم ہجراں کی آتش کو بجھا دو گے تو کیا ہوگا
لگی ہے جو دل میں بجھا دو گے تو کیا ہوگا
مجھے بھی آپ جیسی قربان دو گے تو کیا ہوگا
بہت مایوس ہو کر بستر پہ پڑا رہتا ہوں
مریض درد مصیبت میں شفا دو گے تو کیا ہوگا
دل شیدا نہ کہیں سے نہایت بیقرار ہے
مجھے بھی وصل کا مژدہ سنا دو گے تو کیا ہوگا
مری شام غریباں کی سحر ہو جائیگی فوراً
رخ پرنور سے گیسو ہٹا دو گے تو کیا ہوگا
دل محزون تمنا ہے محبت کو جگا دو گے
خطائیں میری دل سے بھلا دو گے تو کیا ہوگا
تمہارے لب سے جو زمیں آسماں ہوگا
میرا اک دل روشن بنا دو گے تو کیا ہوگا
قمر اپنی برائی چاہتے دلوں کو دنیا میں
مدد ان کے لئے ابھی دعا دو گے تو کیا ہوگا

راقم ۔ ڈاکٹر رامی ۔ بیرونی ۔ قمر

## غزل

ایغ جہاں میں دیکھی تیری بیمار ہر ہے
مجمع گل ہے جلوہ گری دل سے مقدم

مستعمر ہو جہاں میں جینا اکس طرح ہو
دیکھا ہے رنج پیچ تا پاپا ہر ہم نے
جب سے تو آگیا ہے ہم ہا مسیں کا کافر
دل تب سے کر دیا ہے امید وار ہم نے
جیسے تجھے خبر ہے اور کہیں خبر ہوگی
جب کر دیا ہے جاری شکر کا کام ہم نے
تکل مراد و چاکری قسمت دیا یا
افسوس کچھ دیا ہا فضل یار ہم نے

راقم ۔ ڈاکٹر رامی بیرونی ۔ قمر

## بلغاریہ کی صلح اتحادیوں سے

(از قلم مسٹر کریم الدین برق ۔ مینیجر سی ایم ایس سکول ۔ ضلع امرتسر)

جہاں میں گھر گھر خوشی ہے ہر کسی کے جاں سے
تازہ وکنا آئی خبر ہم کو ابھی بلقان سے
ہو گیا بلغاریہ مفتوح جو آن و مان سے
ہے خوشی بر ہا پیکر جنگ کے میدان سے
سب محاذوں پر ہے گھیرا ٹرکی کی افواج نے
جرمنی نے ہاتھ دھوئے اپنے مال و جان سے
ہو گیا وہ تنگ ایسا اب پڑا کر دور ہے
تیل سے کیسے ہے جاتا گا با بار گلاں
چال جرمن خاک کی ذلت پر کیا کیا تماشا اب
ہے پکا نا چاہتا سر کھینچ کر وہ کمان سے
شہ کے بیٹے کی خبر میں سب پشیماں ہیں
ہم نکلا ایشیا دیکھو مغربی ایران سے
فتح ہو گی جارج پنجم شہنشاہ کی بڑی
ظاہر آیا ۔ دیکھیے ہم نے ہر مکان سے
اس خوشی کی ہو مبارک آپ سب کو زرگر یا
ہیچ نے یہ دعا اپنی کی دل اور زبان سے

## شوئی بابا

گزشتہ سے پیوستہ

تمام صبح و شام اپنی محبت سے دل بھر کے مجھے دعا کرنے دے ۔ اب جبکہ میں جس مکان میں بیٹھا ہوں اس سے کچھ دور پر جنوب کی طرف ندی کے کنارے پر دو ترسی ہیں اور مسیا دیوی کا مندر ہے ۔ علیحدہ علیحدہ مندروں میں دونوں کی مورتیں رکھی ہیں ۔ یہ مورتیں پچھلے زمانہ کی بنی ہوئی ہیں ۔ مگر ان کے دل کا تیج انسان کے دل کو چھوئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے ۔ کیسا شعلہ زن ایمان جب ساری جگہ جنگل سے بھری ہوئی تھی تو ایک مرد اور ایک عورت نے دھرم کو حاصل کرنے کے بے نظیر تیج اور محبت کے ساتھ دھرم سادھن کیا تھا ۔ مسیا دیوی اور تری رشی کی استری تھی ۔ اسی طرح برہم کے اسنے ور گھر ہست ہونا چاہیئے ۔ اور دیوی کی مورت سچ مچ ایسا ہو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں سے تیج نکل رہا ہے ۔ ایسے دھرم رتن جس نے تجھے پایا وہ دوسرے زمانے میں بھی انسان کے دل میں دھرم کا تیج داخل کر سکتا ہے ۔ مبارک بھارت آتا تو ایک وقت ایسی ہی جنم بھومی جس کے تیج سے یہ بھرپور جنگ اجیالا ہو رہا ہے ۔ آگے دو جوڑے کھڑاؤں تیار ہوتے ہیں ۔ ایک چھوٹا تو بیل کا اور دوسرا پتھر کا معلوم ہوتا تھا ۔ دونوں

بقیہ نوٹ صفحہ ۹ کالم ۱ ۔ میں اپنا سر شرمندہ رکھتا تھا سو اتفاق سے پڑتا ہیں ۔ میرا جیسا یقینی شخص نکما تھا سو دوسرے سنیاسی مجھ پہ تشنیع کیا کر تنگ نہیں تھے ۔ جو جہنم کیلئے ذات پات ہے ذات پرستی ہو بیں جب پرستی کے لئے بہتر ہو ذات پات اسے بغیر آسانی سے گذارہ کر سکتا تھا ۔



جوڑے اُن کے سامنے ایک چھوٹی چوکی پر رکھے ہوئے تھے۔ اور بھی بہتیری دیوی دیوتیاں ہیں۔ جن کے ساتھ کنڑوں کی بھی پوجا ہوتی ہے۔ ہاتھی کی نسبت وشنو پوران کی روایت ہے کہ وہ سمندر کے متھنے سے نکلا ہے۔ اور ان کے نام سے ایک تیرتھ بھی چلا آتا ہے۔ اگر گرو سے خاندان ہوتو ہیں بھی وہی اُسی خاندان کا ہوں۔ کیونکہ میرا بھی وہی گرو ہے۔ ہندو شاستروں میں تو سیاں پاک دھنی کی بڑی تعریف ہے۔ چنانچہ اُن کے حقوق کے مطابق بہادر شین مہیش تک ان گئے۔ دیکھو اس کا بیان مصنف کی ہندو کتھا میں صفحہ ۱۹) کیونکہ انہیں کے اُس کے یہ آشرم ہمارا دیوتا ہے اور مجھاوت ہے کہ انہیں کے تپ کی تاثیر سے سندھ کی ندی سورگ سے اتر کر آشرم کے نیچے بہہ رہی ہے۔ (سندھ کتھاؤں کے مطابق) سندھ کی ندی سورگ کے راجہ بندر کے محل کے متصل بہتی ہے۔ اور دھرتی پر بھی ایک ندی کا نام سندھ کی رکھا گیا ہے جو بہتی ہمارا دیش کے روہ میں آتی ہے۔ آشرم کے جنوب میں ایک بڑی چٹان ہے۔ اس چٹان پر بہت سی مورتیں مثلاً سنیچر، گنیش، کالی وغیرہ وغیرہ مرد و عورتوں کی مورتیں بھی ہیں۔ میں نے سارا دن گپھا میں کاٹا۔

تاریخ ۳۔ حالت خراب ہے۔ قریب دو بجے تک گپھا میں تھا۔ بار بار خودکشی کرنے کی خواہش ہوتی تھی۔ مگر خدا سب سے بڑا ہے۔ زیادہ بڑھتا جاتا ہے۔ شام کے وقت دیکھا کہ میں خالص بے ایمان ہوں۔ آپ کے فضل سے ایمان کو پایا۔

تاریخ ۴۔ آج حالت اچھی ہے۔ دعا مانگ سکتا ہوں۔ آپ نے مہربانی کر کے کرونا بھی جہاں مشکل تھی اس نام کا سادھن کرنے کو دیا۔ صاحب کے منہ پر فضل قدرت عظیم و پیار بلعمل کر

بہ نام کمال سے جاری ہے۔ ہر ترکیب کی ذریعہ کار کر ہے۔ خانہ انجیل، اور تسکین الصدور وغیرہ کتابوں کے پڑھنے سے خدا کے فضل سے بہت سی باتیں آشکارا ہو گئیں۔ اس سے سارے بادل دور ہو گئے۔ کچھ بھی ہے اعتقاد میں ایک دفعہ حاضر ہو گئی تھی۔ چنانچہ کی قدرت عظیم سے کتے کی طرح بھاگ گئی۔ تمام کے ساتھ بخار معلوم ہو رہا ہے۔ آپ کی مرضی سے اس سے ہی۔ الٰہی بادشاہت کو بخار زیادہ معلوم ہوا تھا۔ آپ کی محبت کیسی عجیب مہربانی ہوئی۔

تاریخ ۵۔ آج صبح میں بالکل تندرست ہوں۔ بخار بالکل نہیں۔ کھانا ہر روز برابر چل رہا ہے۔ آپ جو کچھ دیتا ہے سو ہی کھاتا ہوں۔ اور اسی سے تندرست رہتا ہوں۔ کھانا کچھ زیادہ ہو گیا تھا۔ میں نے شام کو پھر بخار چڑھ گیا۔

تاریخ ۶۔ تمام دن بخار رہا۔ آج تنگس کیا (روزہ)

تاریخ ۷۔ آج صبح بخار ٹوٹ جانے سے تندرستی ملی۔ آج بھی تنگس کیا۔ رات کو کچھ بھی نیند نہیں آئی۔

تاریخ ۸۔ بیکلی کے ساتھ بخار چڑھا۔ بعد کچھ ہی دال بھات کھایا۔ کھانے کے بعد ہی بخار ٹوٹا۔

تاریخ ۹۔ تمام دن اچھا رہا۔ پر آنکھ کھولنا بڑا مشکل تھا۔

تاریخ ۱۰۔ بخار چڑھا۔ شام کو کچھ کھایا۔

تاریخ ۱۱۔ اچھا رہا۔ شام کو کچھ کھایا۔

تاریخ ۱۲۔ بخار چڑھا تھا۔ آج گنج نقل کر خط لکھا۔

تاریخ ۱۳۔ اب میں اچھا ہوں۔ طبیعت بھی اچھی ہے۔ بیماری میں آپ کی ایسی مہربانی محسوس نہیں کی۔ آپ میری بھلائی ہی کرتا ہے۔ آپ

تیرا آپ کی محبت میں دیکھا ہوں۔

تاریخ ۱۴۔ بے مہربان۔ بے مہربان! بے پُر محبت آپ تھا۔ یہ تیری مہربانی ہے جیسے تھا بتلا کر۔ اے آپ کیا پیار کرتا جا ہے! دیکھ اے آپ میں بے دست و بے آسرا تجھ پر ہی کے بستر پر تڑپ جس طرح مجھے یاد میں چھوڑ مجھے پڑا کیا سو رہتا ہے۔ میں جانتا ہوں۔ اے آپ اگر میں جاندار ہو سکتا تو تیرے بغیر رہ سکتا۔ اے آپ تو عادل ہے۔ تو نہایت رحیم ہے۔ جب تجھ پر میری زندگی کا سارا بار ہے تو سوائے فائدے کے میرا کچھ نقصان نہ ہوگا۔ جس طرح تو نے آج تندرستی عنایت کر کے مجھے بے حد خوشی بخشی ہے۔ اس طرح اے صاحب میرے دل کو چنگا کر کے اس میں تو سدا سکونت کر۔ تیرے قدموں پر میرے کروڑہا سجدے ہیں۔ تو مجھ کو قبول کر۔

تاریخ ۱۵۔ نہایت مہربان اور نہایت پُر فضل آپ کی مہربانی سے کئی روز اچھا رہا۔ آج اپنی تندرستی کی خبر دے کر گنج نقل کر خط لکھا۔

تاریخ ۱۶۔ اے آپ یہ جگہ مجھے اچھی نہیں لگتی ہے۔ مجھ کو ایک دیہات جگہ عنایت کر۔ اے آپ تو میری حالت خوب جانتا ہے کہ میں اسے خداوند تو نے مجھ کو کس طرح کے شہر و جنگل کے بیچ میں رکھا ہے۔ میں تجھ کو جانتا ہوں۔ اور کچھ نہیں جانتا ہوں۔ مجھ کو ایسی جگہ دے۔ جہاں بیٹھ کر بے روک ٹوک تجھے پکار سکوں۔ اے آپ تو میرے ساتھ چل کر میں تو بیس طرح سے دن کاٹ نہیں سکتا۔ مجھ پر رحم کر۔ اے آپ میں تیری دہائی دیتا ہوں۔ مجھے تیرے نام پر کوئی دھبہ نہ آئے۔

تاریخ ۱۷۔ نہایت مہربان۔ نہایت پُر فضل خدا کے فضل سے ایک اور دن گزر گیا۔

اُس کی وہ انتہا مہربانی محسوس کر رہا ہوں۔ (باقی آئندہ)

## رسیدِ زر

| | |
|---|---|
| ہیجو امپیریل ٹیلیگرام مشتہر | عہ |
| مسٹر بشیر سنگھ | [illegible] |
| مس پیچ مور | ے |
| بابو سوہن لعل | ے |
| پادری الیگزنڈر | ۸ر |
| سردار سند سنگھ | ے |
| مس اے پی فورڈ | ے |
| پادری جان شاہ | [illegible] |
| ڈاکٹر کمیں لعل | ۸ر |
| ہیڈ ماسٹر ... | ۸ر |
| ہیڈ ماسٹر نیلیوس | [illegible] |
| ایم اینڈرسن پشاور | ے |
| مسٹر شاہ لعل | ے |
| مس روک | ۲ر |
| بابو پی ایم العزیز | ے |
| پادری اے جی سی کوری مشتہر | عہ |
| مسٹر ... سنگھ | ے |
| ہیڈ ماسٹر | ے |
| مس کمالے مشتہر | ے |
| ہیجو امپیریل ٹیلیگراف سکول | عہ |
| مسٹر جان ٹیلر | ۲ر |
| مسٹر ڈر ملیس | ے |
| بابو شاہ دین | [illegible] |
| مسٹر رحیم داس ہیڈ ماسٹر | ے |
| " بیوین آر داس | ے |
| " ایف جم الدین | ۱۲ر |

نورافشاں کے نئے خریدار دیجئے۔

## کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۸۰ء

### تسلی بخش انتظام

[illegible] ... جیسا لڑکوں کی دینی و دنیوی تعلیم ... [illegible] ... تعلیم ... [illegible] ... [illegible]

## بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ڈگری برائے ... [illegible]

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور شاندار بورڈنگ ہوس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر۔ اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ علاوہ بریں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا جلد ذیل کے پتہ پر درخواستیں بھیجیں۔ ... پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور۔

## باغِ دل

ایڈیٹر مسٹر کلیب

چندہ سالانہ ... [illegible] ... ایک پتہ پر بھیجی جائیں ... [illegible] ... کرسچن بک سٹور لودیانہ

جہاں ... [illegible] ... کتابیں فروخت ہوتی ہیں ... [illegible] ... فہرست کتب ... [illegible] ... مینیجر ... صاحب لودیانہ

## مخزنِ موسیقی

... [illegible] ... مخزنِ موسیقی ... سے طلب کر سکتے ہیں۔

## دستور العمل نورافشاں

| | |
|---|---|
| قیمت سالانہ ... [illegible] | [illegible] |
| ہندوستان و پنجاب سے | ے |
| غیر ممالک سے | [illegible] |

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی

### شرح اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|
| کالم کا ۱/۸ حصہ | ہے | ے | [illegible] |
| چوتھائی کالم | ے | [illegible] | عہ |
| نصف کالم | [illegible] | عہ | [illegible] |
| پورا کالم | عہ | [illegible] | صہ |
| پورا صفحہ | صہ | [illegible] | [illegible] |

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ... ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ ... اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ... ایڈیٹر و مینیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام ... پرنٹر چھپا